بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۹۰	۱۷ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۶ ھ ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ ربوہ ۱۶ اگست۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) کو درد گردہ کی تکلیف میں تو بفضلہ تعالیٰ کمی ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ ربوہ ۱۶ اگست۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کو کل دوپہر اور رات کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ جس کی وجہ سے نیند بھی نہیں آئی۔ احباب جماعت خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ـــ مورخہ ۱۷/۸/۶۶ بعد نماز مغرب مسجد غلہ منڈی میں ہفتہ تربیت کے سلسلہ میں (جو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے ۱۲ اگست تا ۱۹ اگست منایا جا رہا ہے) ایک اہم جلسہ زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب بھی خطاب فرمائیں گے۔ خدام اور اطفال کی حاضری لازمی ہے۔ احباب سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان { چونکہ بعض اساتذہ وقف عارضی کے سلسلہ میں ربوہ سے باہر ہیں۔ اس لئے دسویں جماعت کی پڑھائی ۲۲ اگست کی بجائے یکم ستمبر سے شروع ہوگی اور باقی کلاسز حسب اعلان ۷ ستمبر سے شروع ہونگی۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ انسان اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتا

نفس دھوکہ دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے حالانکہ بہت قریب ہے موت کو قریب سمجھو تاکہ گناہوں سے بچو

"جوں جوں انسان بڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف سے بے پروائی کرتا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دھوکا اور سخت غلطی ہے جو موت کو دور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر میں آکر سخت ہو گئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ نفس دھوکا دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے حالانکہ بہت قریب ہے۔ موت کو قریب سمجھو تاکہ گناہوں سے بچو۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اخلاص لے کر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس کس گنہ گار کو بخشے گا خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لاانتہا ہیں۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے۔ انگریزوں کی نوکریوں کی طرح نہیں کہ اتنے تعلیم یافتہ کو کہاں سے نوکریاں ملیں۔ خدا کے حضور جس قدر پہنچیں گے سب اعلیٰ مدارج پائیں گے۔ یہ یقینی وعدہ ہے۔ وہ انسان بڑا ہی بدقسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالیٰ سے مایوس ہو اور اس کی نزاع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجاوے۔ بے شک اس وقت دروازہ بند ہو جاتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

چونکہ اس سال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ منعقد ہوگا۔ عہدیداران جماعت تمام افراد جماعت کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرمائیں۔

(انچارج نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کو حرزِ جان بناؤ کہ اس کے بغیر ہم کوئی عزت کوئی بلندی اور کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے

اگر تم قرآن کریم کے نور سے منور ہو کر میدانِ عمل میں اترو گے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی

تمام احمدی جماعتوں میں قرآن کریم سیکھنے، سکھانے اور پھر اس پر عمل کرنے کا انتظام پوری توجہ سے کیا جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ر جولائی ۱۹۶۶ء بمقام مسجد نور راولپنڈی

(مرتبہ :- مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی - ربوہ)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ایک تاریخی حقیقت

بیان فرمائی ہے۔ جب ہم تاریخ اسلام کی ورق گردانی کرتے ہیں اور مسلم ممالک اور اقوام کے عروج و زوال، ترقی و تنزل اور ان کی تہذیب اور ان کی وحشت کی داستانیں ہمارے سامنے آتی ہیں تو ہم پر یہ بات واضح اور بین ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں نے جب بھی عروج و ترقی کی۔ تہذیب کی رفعتوں تک پہونچے۔ تو یہ ارفع مقام انہیں اتباعِ قرآن ہی کے نتیجہ میں ملا۔ اور جب کبھی انہوں نے قرآن اور اس کی اعلیٰ و ارفع تعلیم کو پس پشت ڈال دیا۔ اس سے منہ موڑ لیا۔ اس سے بے رخی برتی، اس سے دُوری اور بے تعلقی اختیار کی۔ اور اسے ناقابلِ عمل سمجھتے ہوئے مہجور قرار دیا تو وہ قعرِ ذلت میں جا گرے۔

اس کے برعکس

جب انہوں نے قرآن کریم کو حرزِ جان بنایا

اور اس کا جوا اپنی گردنوں پر رکھا۔ قرآن کریم کے نور سے منور ہو کر اور اس کے خادم بن کر میدانِ عمل میں اترے۔ تو اللہ تعالےٰ نے انہیں ایسی ترقیات سے نوازا۔ اور ایسی رفعتیں انہیں عطا کیں کہ دنیا کے وہ معلم اور استاد بھی بنے۔ دنیا کے وہ ہادی اور راہ نما بھی ہوئے۔ دنیا کے وہ محسن بھی ٹھہرے۔ خدائے رزاق سے تعلق پیدا کر کے الحفیظ اور العلیم کی صفات کا مظہر بنے اور علیٰ خزائن الارض انہیں مقرر کیا گیا اور زمین کی پیداوار کی تقسیم ان کے سپرد کی گئی۔ اور ایک دنیا نے ان سے بھیک مانگی اور ایک جہان کو انہوں نے سیر کیا۔ مگر ان کے دامن دنیا داروں کے سامنے کبھی نہ پھیلے۔ نہ وہ دنیوی طاقتوں کے سامنے کبھی جھکے۔ نہ ان سے مرعوب ہوئے اور نہ وہ کبھی ان کے زیر احسان آئے۔

لیکن مسلم اقوام نے جب قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو طاقِ نسیان کی زینت اور قرآناً مہجوراً بنا دیا اور اپنی ناقص اور غافل عقلوں کو آسمانی نور سے بہتر جانا تو نورِ علم، نورِ فراست، اور نورِ فطرت ان سے چھین لیا گیا۔ روحانی علوم وانوار کا تو ذکر کیا۔ دنیوی علوم میں بھی انہیں غیروں سے بھیک مانگنی پڑی۔ اور جب رزاقِ حقیقی سے انہوں نے اپنا رشتہ توڑ لیا تو حسناتِ دنیا بھی ان سے چھین لی گئیں۔ اور ہم نے دیکھا کہ للچائی ہوئی نظروں سے وہ دنیا اور دنیاداروں کو تک رہے تھے۔

پس

مسلمانوں کی تاریخ

ایسے حقائق سے بھری ہوئی ہے۔ اس تاریخ کے بہت سے باب جہاں سنہری حروف سے لکھے نظر آتے ہیں۔ وہاں وہ باب بھی تو ہمارے سامنے آتے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ہماری گردنیں جھک جاتی ہیں۔ تاریخ کے ان ابواب سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ مسلم اقوام میں سے کس قوم نے کس زمانہ میں قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو اس کا حقیقی مقام دیا اور وہ درجہ دیا جو اسے دیا جانا چاہئے تھا اور کس قوم نے کس زمانہ میں قرآن کریم اور اس کی تعلیم کو بھلا دیا۔ اور پھر دنیا میں ان کے لئے عزت۔ اور پناہ کا کوئی مقام بھی باقی نہ رہا۔

پس جماعت احمدیہ کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ محض بیعت کر لینا یا محض احمدیت میں داخل

ہونا یا محض احمدیت کا لیبل اپنے اوپر لگا لینا کافی نہیں جب تک ہم پورے کے پورے اللہ تعالےٰ کی اطاعت میں داخل نہیں ہو جاتے۔ جب تک ہم اسلمت لرب العالمین کا صحیح نمونہ اپنے خدا اور خدا کی بنائی ہوئی دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتے۔ جب تک ہم

قرآن کریم کے تمام اوامر و نواہی

کی عزت نہیں کرتے۔ ان کے آگے نہیں جھکتے اور جن باتوں سے ہمیں روکا گیا ہے ان سے باز نہیں آتے اور جن چیزوں کے کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ وہ ہم بجا نہیں لاتے۔ اس وقت تک ہم اللہ تعالےٰ کے ان فضلوں کے وارث نہیں ہو سکتے۔ ان فضلوں کا وارث وہ انسان ہوتا ہے جو

قرآن کریم کے نور سے منور

ہوتا ہے اور قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے والا ہوتا ہے اور قرآن کریم کا کامل متبع ہوتا ہے اور قرآن کریم کا سچا خدمت گزار ہوتا ہے۔ محض احمدی کہلانا، محض احمدیت کی طرف منسوب ہونا ہمارے لئے کافی نہیں اسی لئے میں اپنے متعدد خطبات میں اس سے پہلے بھی جماعت کو اس طرف متوجہ کر چکا ہوں کہ پوری ہمت کے ساتھ اور پوری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے اور اس پر عمل کرنے کا انتظام تمام جماعتوں کے

اندر کیا جانا چاہیئے۔ بہت سی جماعتیں اس طرف پوری طرح متوجہ ہوئی ہیں لیکن بعض ایسی بھی ہیں جنہوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں دی۔

قرآن کریم کے بغیر، قرآن کریم کی برکات کو چھوڑ کر، قرآن کریم کے نور سے پیٹھ پھیرتے ہوئے، قرآن کریم کو معزز نہ جان کر اپنے دِلوں سے باہر نکال پھینکتے ہوئے۔ ہم خدا کی نگاہ میں کوئی عزّت، کوئی بلندی، کوئی رفعت، کوئی کامیابی، کوئی کامرانی اور کوئی فتح حاصل نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں متعدد بار اس کی اہمیت کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہے۔ چند آیات کی تفسیر مَیں نے اس سے پہلے اپنے خطبات میں دوستوں کے سامنے رکھی ہے۔ آج مَیں قرآنِ کریم کی دو اَور آیتیں دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سورۂ زمر میں فرماتا ہے

تنزیل الکتاب من اللّٰہ
العزیز الحکیم انّا انزلنا
الیک الکتٰب بالحق
فاعبد اللّٰہ مخلصًا لہ
الدّین۔

یعنی اس کتاب کا نازل کیا جانا اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے جو غالب اور سب کام حکمتوں کے ماتحت کرنے والا ہے۔ ہم نے تیری طرف یہ کتاب کامل سچائیوں پر مشتمل اتاری ہے۔ پس تُو اطاعت کو اللہ تعالےٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے اس کی عبادت کر۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے ہمیں بتایا تنزیل الکتاب من اللّٰہ کہ اس کتاب کو وحی کے ذریعہ محمد رسول اللہ پر اتارنے والی وہ ذات ہے جسے اللہ کے نام سے اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ الکتاب کے لغوی معنے یہ ہیں کہ وہ صحیفۂ آسمانی جس میں تمام ضروری فرائض اور احکام کامل اور مکمل طور پر بیان ہوئے ہوں۔ اور جو اقوامِ عالم کی تقدیر اور قسمت کا فیصلہ کرنے والی ہو۔ اسی لئے سورہ حٰمٓ السجدہ میں اللہ تعالےٰ نے قرآنِ کریم کو بشیر بھی کہا ہے اور نذیر بھی کہا ہے۔ یعنے

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے

جو تمام بنی نوع انسان کی قسمت کا فیصلہ کرنے والی ہے۔ قیامت تک تمام جہانوں کی تقدیر قرآنِ کریم سے وابستہ کر دی گئی ہے۔ اور جو لوگ قرآن کریم کی ہدایات کو سمجھنے اور پہچاننے والے، جو لوگ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے، اور قرآن کریم نے اللہ تعالےٰ کی ذات کو جن صفات کے ساتھ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس کا عرفان رکھنے والے اور اپنی تمام زندگی اللہ تعالےٰ کی اطاعت میں گزارنے والے ہیں۔ ان کے لئے قرآن کریم بطور بشیر کے پیش کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی تقدیر اور اللہ تعالےٰ کے فعل نے ہر زمانہ میں اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ قرآنِ کریم کو جو بشیر کا نام دیا گیا ہے وہ بالکل برحق ہے اس میں کوئی غلطی نہیں کیونکہ یقیناً ہر مقام پر اور ہر زمانہ میں قرآن کریم کے کامل متبعین کو وہ روحانی اور جسمانی دینی اور دنیوی نعماء ملیں جن کی بشارت قرآن کریم نے اپنے ماننے والوں کو مختلف مقامات پر دی تھی۔

اور وہ لوگ جو قرآن کریم کے مقابل کھڑے ہوئے جنہوں نے اس خدا کو جھٹلایا جسے اس کی کامل صفات کے ساتھ قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ ان لوگوں کے متعلق قرآن کریم کے بتائے ہوئے انذار حرف بحرف پورے ہوئے اور قرآن کریم نے اپنی پیشگوئیوں میں کہیں کوئی غلطی نہیں کی۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے تاریخ اسلام یعنی اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت اس بات پر گواہ ہے کہ قرآنِ کریم بشیر بھی ہے اور نذیر بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا

کہ یہ کامل اور مکمل کتاب ہے جس میں فطرت انسانی کے لئے۔ اس فطرتِ انسانی کے لئے جو اپنے عروج اور بلوغت کو پہنچ چکی تھی۔ تمام وہ ہدایات موجود ہیں جن کی اسے ضرورت تھی۔ کیونکہ اس کتاب کا اتارنے والا اللہ ہے۔ یعنے وہ ذات جسے اس کی بعض مخصوص صفات کے ساتھ قرآن کریم نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور اس کی دو صفات کا ذکر اسنے اس آیت میں بھی کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اپنی جگہ پر یہ کامل اور مکمل کتاب ہے۔ اور اس کا اتارنے والا اللہ ہے جس کی کئی صفات ہیں لیکن ہم تمہیں اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ وہ العزیز بھی ہے اور لغت عربی میں عزیز اس ہستی کو کہتے ہیں جو صاحبِ قدرت اور صاحبِ قوت ہو۔ اور صاحبِ عزّت ہو۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکتی ہو۔ وہ اتنا قوت والا ہو کہ دنیا کی کوئی طاقت اور قوت ایسی متصور نہ کی جا سکتی ہو جو اس کی قوت اور طاقت کے مقابلہ میں کامیابی کے ساتھ اس کے برخلاف کوئی مکر اور حیلہ اور فریب کر سکے۔ وہ غالب ہے مغلوب ہو ہی نہیں سکتا۔ اور کوئی چیز اسے عاجز نہیں کر سکتی اور اپنی ان صفات میں وہ بے مثل بھی ہے۔ یعنے اس کی قوت اور اس کی قدرت اور

اس کا غلبہ اور اس کی عزّت ایسی ہے

کہ دنیا کی کسی اَور ہستی کی نہ وہ قوت، نہ وہ غلبہ، نہ وہ طاقت، نہ وہ شان، نہ وہ جاہ نہ وہ جلال، کچھ بھی نہیں۔ اس ہستی کو عزیز کہتے ہیں۔ تو اس آیت میں فرمایا کہ یہ کتاب اس اللہ نے نازل کی ہے جو اس قدر قوت اور طاقت اور عزّت والا ہے کہ دنیا کا کوئی مکر اور فریب اس کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ وہ اس مضبوط اور بلند پہاڑ کی چوٹی پر بنے ہوئے قلعہ کی طرح ہے کہ جس تک پڑھنا کسی اور کے لئے ممکن ہی نہیں۔ منیعٌ ہے۔ یعنے وہ اتنا محفوظ ہے کہ اس کے خلاف کسی سازش کی کامیابی ممکن ہی نہیں ہو سکتی۔

تو ہمیں اس کتاب میں صفت عزیز کا ذکر کرکے یہ بتایا کہ اگر تم اس الکتاب پر عمل کرنے والے ہوگے۔ اگر تم اس کے احکام کی اطاعت کرنے والے ہوگے تو اللہ جو عزیز ہے تمہیں عزّت کے ایسے مقام پر کھڑا کرے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ اگر تمہاری ترقی کے سامنے ہمالیہ کے پہاڑ بھی حائل ہوں گے تو وہ پاش پاش کر دئے جائیں گے۔

مسلمانوں کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے

کہ بالکل بے کسی اور بے بسی کے زمانہ میں جب ان کے پاس نہ عزّت تھی نہ طاقت تھی نہ مال تھا اور نہ کوئی اَور ظاہری سامان تھے۔ صرف قرآن کریم ہی تھا جو ان کے ہاتھ میں تھا۔ صرف قرآن کریم ہی تھا جو ان کے دل میں تھا۔ صرف قرآن کریم ہی تھا جو ان کے عمل میں نظر آ رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں غلبہ عطا فرمایا اور ان کے مقابل آنے والی سب طاقتوں کو مٹا دیا۔ اور ایک کم مایہ بے مایہ کمزور و ناتوان اور غریب کو تمام دنیا کی طاقتوں کے مقابلہ میں کامیاب و کامران کر دیا۔

اس کی ایک تازہ مثال

مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس مثال کا مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۶۸ء میں یہ اعلان فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے الہاماً بتایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس وقت آپ کو بھی کوئی نہ جانتا تھا، قادیان کو بھی کوئی نہ جانتا تھا۔ جماعتِ احمدیہ کو بھی کوئی نہ جانتا تھا بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نہ جانتے تھے۔ کیونکہ اس وقت اللہ تعالےٰ کے حکم سے جماعت کا قیام نہیں کیا گیا تھا۔ اور بیعت بھی شروع نہ ہوئی تھی۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ پیشگوئی کی۔ اور قریباً سو سال تک مخالف کو موقع دیا کہ جتنا چاہو استہزا کر لو۔ مذاق کر لو۔ ٹھٹھا کر لو۔ طعنے دے لو۔ یہ کلام ہمارا (عزیز خدا کا) کلام ہے جو ایک دن پورا ہو کر رہیگا۔ اِس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ سامان پیدا کر دئے۔ (دو کم سو سال کے بعد)۔ جب اِس عرصہ میں ایک نیا ملک بنایا گیا۔ پھر الٰہی تدبیر کے ماتحت اس ملک کو آزادی دلائی گئی۔ پھر الٰہی منشاء کے مطابق جب اس ملک کی اپنی حکومت بنی تو اس کا سربراہ اور اس کا ہیڈ آف سٹیٹ گورنر جنرل اس شخص کو مقرر کیا گیا جو تقرر کے دن سے پہلے جماعتِ احمدیہ گیمبیا کا پریذیڈنٹ تھا۔ اس طرح جماعتِ احمدیہ کے پریذیڈنٹ

کو گورنر جنرل بنا دیا۔

پھر ان کو ہمارے مبلّغ نے توجّہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی ایک بشارت ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تم خوش نصیب انسان ہو کہ دنیا کی تاریخ میں تمہیں پہلی دفعہ یہ موقع مل رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے تم برکت حاصل کر سکو مگر یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ اس لئے قبل اس کے کہ تم اس کے متعلق خلیفۂ وقت کو اپنی درخواست بھجواؤ چالیس دن تک چلّہ کرو۔ یعنے خاص طور پر دعائیں کرو۔ اس قسم کا چلّہ نہیں جو صوفیائ اور فقراء کیا کرتے ہیں۔ چالیس دن تک خاص طور پر تہجّد میں دُعا کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں اس بات کا اہل بنائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں میں سے ایک ٹکڑا تمہیں ملے۔

انہوں نے دُعا شروع کی

اور پھر مجھے خط لکھا کہ میں دعاؤں میں مشغول ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا رہا ہوں کہ میں ایک بڑی بھاری ذمّہ داری لے رہا ہوں صرف، عزّت حاصل نہیں کر رہا۔ صرف تبرّک حاصل نہیں کر رہا بلکہ بڑی بھاری ذمّہ داری بھی لے رہا ہوں۔

ایک شخص جو ہزار ہا میل دُور رہتا ہے نہ کبھی ربوہ آیا۔ نہ ہی تاریخِ احمدیت سے پوری طرح واقف۔ اس کے دِل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرّک کی اہمیت جب تک پوری طرح بٹھا نہ دی جاتی میرے نزدیک انہیں تبرک بھجوانا درست نہیں تھا۔ اس لئے میں نے انہیں ایک لمبا سا خط لکھا اور انہیں یہی نکتہ سمجھایا کہ تم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبرّک

مانگ رہے ہو۔ اس میں برکتیں بھی بڑی ہیں مگر یہ بھی نہ بھولو کہ اسکی قیمت اتنی ہے کہ ساری دنیا کے سونے اور ساری دنیا کی چاندی اور ساری دنیا کے ہیرے اور جواہرات بھی اگر اسکے مقابل رکھے جائیں تو ان کی وہ قیمت نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں میں سے ایک ٹکڑا کی قیمت ہے اسلئے تم ایک بڑی ذمّہ داری لے رہے ہو ذہنی طور پر، روحانی طور پر اور اخلاقی طور پر اپنے آپ کو اس کا اہل بناؤ۔

یہ مضمون تھا اس خط کا

جو میں نے انہیں لکھوایا۔ اور اُن سے انتظار کروایا۔ تاکہ جب انکی یہ روحانی پیاس اَور بھڑکے۔ اور ان کے دِل میں ذمّہ داری کا پورا احساس بیدار ہو جائے۔ اسوقت وہ تبرّک ان کو بھیجا جائے۔

پندرہ بیس دن ہوئے وہ تبرّک ان کو بھجوایا گیا۔ اور مجھے ابھی گھوڑا گلی میں ان کی تار ملی ہے کہ وہ تبرّک مجھے مِل گیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے کماحقّہٗ فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔

پس

خدائے عزیز کے ساتھ تعلق

رکھنے والے عزّت کے ایسے مقام

کو حاصل کرتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

لیکن قرآن کریم کی طرف منسوب ہونا اور پھر عزت کی بجائے ذلّت کے مقام پہ کھڑا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ دعوے جھوٹا ہے۔ ایسا شخص زبان پر تو قرآن کریم کا نام لاتا ہے لیکن دل سے اسے دھتکارنے والا اور پیرے کرنے والا ہے۔

تو اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ اس آسمانی کامل اور مکمل صحیفہ کو اتارنے والا العزیز ہے۔ وہ ایسی طاقت کا مالک ہے کہ دنیا کی ساری طاقتیں اکٹھی ہو کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ وہ اس کی مخلوق ہیں۔ وہ اندر اور باہر سے ان کو جاننے والا ہے۔ وہ ان کی قوتوں اور استعدادوں کو اس لئے جاننے والا ہے کہ وہ خود اس کی پیدا کردہ ہیں۔ تو وہ اس کے مقابلہ میں کیسے کھڑی ہو سکتی ہیں؟

اور ہمیں یہ بتایا کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کی بھیجی ہوئی اس الکتاب پر پورا عمل کرو گے اور اس کی اطاعت اس طرح کرو گے جیسا کہ اطاعت کا حق ہے تو پھر خدائے عزیز تمہیں عزت کے بلند مقام پر کھڑا کر دے گا۔

پھر فرمایا کہ جس اللہ نے یہ کتاب تمہیں بھجوائی ہے۔ وہ صرف العزیز ہی نہیں۔ الحکیم بھی ہے۔ الحکیم کے معنے "صاحبِ حکمت" کے ہیں۔ حکمۃ عربی زبان میں عدل، علم، حلم، فلسفہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

تو

الحکیم کے ایک معنی یہ ہوئے

کہ وہ علم رکھنے والی ہستی ہے۔ اس سے زیادہ علیم کوئی نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ جس نے یہ قرآن نازل کیا ہے وہ ذات ہے جس کے علم کے مقابلہ میں ساری دنیا کے علوم کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کامل علم اسکے پاس ہے۔ کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔ دُنیا کے ہر ظاہر و باطن پر اس کی نظر ہے۔ ماضی وحال و مستقبل اس کے لئے ایسے ہی ہیں جیسے کہ ایک انسان کے لئے ایک سیکنڈ کا ہزارواں حصہ جو حقیقتاً اس کے لئے حال بنتا ہے۔ پس یہ وہ ذات ہے جو زمانہ سے بھی ارفع ہے۔ جو مکان سے بھی بالا ہے۔ اس کے علم کے مقابلہ میں کوئی علم ٹھہر نہیں سکتا۔ اسی علم کے منبع سے یہ کتاب نازل ہوئی ہے۔ اس لئے اگر تم قرآن کریم کا غور سے مطالعہ کرو گے۔ اس کو سمجھو گے، اس کے علوم کے حصول کے لئے اپنے رب سے دعائیں کرتے رہو گے تو تمہیں وہ علوم عطا کئے جائیں گے کہ دنیا کے سارے عالم تمہارے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکیں گے۔ چنانچہ ابتداءِ زمانۂ اسلام میں جو ترقی کا زمانہ ہے ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے۔ مغرب کے جتنے بڑے بڑے فلاسفر گذرے ہیں۔ ان سب نے اپنی فلاسفی یا اُن نظریات میں جو انہوں نے پیش کئے مجھے یقین ہے کہ انہوں نے ان میں ... کسی نہ کسی مسلمان محقق سے بھیک مانگی ہے۔

ایک جرمن فلاسفر

کانٹ بہت مشہور فلاسفر ہے جسے صرف جرمنی میں ہی نہیں بلکہ انگلستان اور امریکہ اور دوسری مہذب دنیا میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اسے بڑے دماغ والا خیال کیا جاتا ہے۔ اس کی بہت سی تھیوریز اور نظریّے جو اس نے دنیا کے سامنے پیش کئے۔ میں ذاتی علم رکھتا ہوں کہ ان نظریات کو ہمارے مسلمان علماء نے (Kant) کانٹ سے بہتر طریق پر سَو دوسَو سال پہلے ہی دنیا کے سامنے پیش کیا ہوا ہے۔ اُس وقت تو ان علماء کی کتب بھی دنیا میں موجود تھیں۔ بعد میں اسلام کے خلاف جو تعصّب سے کام لیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں ہماری بہت سی لائبریریاں جلادی گئیں۔ اور بہت بڑے پایہ کی کتابیں ایسی ہیں جو یا تو اس وقت دنیا سے کلیتہً مفقود ہیں۔ یا ان کی ایک آدھ جلد باقی ہے جو مثلاً

روس کی لائبریری

میں ہے اور ہماری دسترس سے باہر ہے اور ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یا اگر کہیں چھپی ہوئی ہوں تو کہہ نہیں سکتے۔

اسی طرح طب ہے۔ اور دیگر جتنی سائینسز ہیں اور جتنے دوسرے علوم ہیں ان کے متعلق یہ

لوگ اَب مجبور ہو کر تسلیم کر رہے ہیں

کہ ہم نے ابتداءً انہیں مسلمانوں سے سیکھا ہے پس جس وقت مسلمان قرآن کریم کی قدر کرنے والا تھا۔ قرآن کے نور سے حصّہ پانے والا تھا۔ وہ تمام ان اقوام کا استاد تھا۔ لیکن پھر انہوں نے اپنے غرور اور رعونت میں عملاً یہ اعلان کر دیا کہ ہمیں قرآن کریم کی ضرورت

نہیں۔ ہماری عقل ہی ہمارے لئے کافی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی ناقص عقل پر ہی بھروسہ کرنا ہے۔ تو پھر جاؤ۔ اپنی عقل سے کام لے کر دیکھ لو اور آخر یہ ہوا کہ ہمیں علم کے ہر میدان میں بھیک مانگنا پڑ گئی ہے۔ یہاں تک کہ جو موٹی موٹی باتیں ہیں۔ جو آسانی سے ایک عیر دیندار مسلمان بھی قرآن کریم سے حاصل کر سکتا تھا۔ وہ بھی ہمیں حاصل نہ رہیں۔ ....

....

..۔ کیونکہ قرآن کریم کی طرف ہماری توجہ ہی نہیں۔ مثلاً

ماڈل فارم ہیں

آپ میں سے جو سفر کرنے والے ہیں وہ دیکھتے ہوں گے کہ ہر پانچ دس میل کے فاصلہ پر مختلف آدمیوں کے نام پر ماڈل فارم بنائے گئے ہیں۔ زید کا ماڈل فارم، بکر کا ماڈل فارم وغیرہ یہ جو ماڈل فارمنگ ہو رہی ہے یہ سب مانگے کی ہے۔ کسی مہذب قوم کے سامنے ہم اپنی آنکھیں اور سر اٹھا نہیں سکتے۔ کیونکہ ہم خود منگتے ہیں۔ اور ہمارا دامن ان کے سامنے پھیلا ہوا ہے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ید سفلیٰ رکھنے والے ہیں۔ ہمارا ہاتھ نیچے ہے۔ اور ان کا ہاتھ اوپر ہے حالانکہ خود قرآن کریم نے ہمیں روحانی باتیں سمجھاتے ہوئے کئی قسم کے ماڈل فارم کی مثالیں ذکر کی ہیں۔ اور ان میں سے بعض ایسے ماڈل فارم بیان ہوئے ہیں کہ جن کے لئے پاکستان کی سالانہ آمد اگر تیس سال تک بھی خرچ کر دی جائے۔ تب بھی وہ ریسرچ پروگرام اپنے کمال تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ اتنی زبردست تحقیقی باتیں اس میں بیان کی گئی ہیں۔

بے شک قرآن کریم ہمیں علم زراعت سکھانے نہیں آیا۔ لیکن

زراعت کو پیدا کرنے والا خدا

ہمیں زراعت کی زبان میں روحانی باتیں سکھاتا ہے اور ضمناً ہمیں وہ باتیں بھی بتاتا جاتا ہے۔ جو ہماری زراعتی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ میں نے کئی دفعہ اپنے ماہرین زراعت سے کہا ہے کہ تمہیں مانگنے کی عادت سے نہیں شرم کرنی چاہیئے۔ ورنہ تم بجائے روس سے لینے کے، بجائے امریکہ سے لینے کے یا جرمن سے لینے کے یا کسی بھی غیر ملک سے مانگنے کی بجائے تم قرآن کریم پر غور کر کے اپنے ماڈل فارم کا پروگرام بناتے۔ لیکن میری یہ بات سن کر

وہ چپ ہو گئے۔ انہوں نے کبھی خیال بھی نہیں کیا کہ قرآن کریم میں بھی کوئی علم ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے من اللہ الحکیم کہ یہ حکیم اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اگر تم اس کی پیروی کرو گے اس کے نور سے حصہ لوگے تو دنیوی علوم میں بھی کوئی قوم تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گی

کئی سو سال تک اسلام کی

خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ واقعہ میں خدا نے یہ سچ فرمایا ہے کیونکہ علم کے میدان میں کئی سو سال تک مسلمانوں کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی قوم کھڑی نہیں ہوسکی پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا

انزلنا الیک الکتاب بالحق ہم نے کامل سچائیوں کے ساتھ یہ قرآن تیرے پر نازل کیا ہے۔ چونکہ یہ کامل صداقتوں اور کامل حقائق پر مشتمل ہے۔ فاعبد اللہ اس لئے اے مسلمان! تو اپنے اللہ کی عبادت کر۔

اس میں ہمیں یہ بتایا کہ

حقیقی اور سچی عبادت

جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی اور کھینچنے والی ہے وہ ایسی شخص کی ہو سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبادت کے کامل اور مکمل اصول بتائے گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی کامل رہبری فرمائی ہو۔

پھر یہ بھی بیان فرما دیا کہ یہ الکتاب پہلی کتب کی طرح نہیں جن کچھ صداقتیں تو بیان کی گئی تھیں۔ لیکن ساری صداقتیں بیان نہیں کی گئی تھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ کے لوگ تمام صداقتوں اور تمام حقائق کو ذہنی طور پر بھی۔ جسمانی نشوونما کے لحاظ سے بھی اور اخلاقی ارتقاء کے لحاظ سے بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ پس ان کی طرف کچھ صداقتیں یا یوں کہیئے کہ الکتاب کا ایک حصہ نازل کیا گیا اور اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہی سچ ہے۔ تو پھر ان کی عبادت اور ایک سچے مسلمان کی عبادت میں

زمین و آسمان کا فرق ہے

کیونکہ ان کی عبادت نتیجہ ہے مثلاً بیس فی صدی ہدایت کا۔ اگر انہیں کامل ہدایت ملی ہوتی تو ہم کہتے کہ ان کی عبادت سو فیصدی کامل ہدایت کے ماتحت ادا کی گئی۔ مگر ایسا نہیں۔ کیونکہ پہلی قوموں میں سے بعض کو

کامل ہدایت کا مثلاً بیس فی صدی حصہ دیا گیا۔ اس کے بعد جو لوگ ترقی کر گئے انہیں تیس فی صدی پھر ان کے بعد آنے والے لوگوں کو چالیس اس کے بعد پچاس اور کسی کو ساٹھ فی صدی حصہ عطا کیا گیا۔ سو فیصدی ہدایت صرف امت مسلمہ کو عطا کی گئی۔

تو جس شخص کی جس قوم کی یا جس نبی کی امت کی اللہ تعالیٰ نے صرف بیس یا صرف تیس یا صرف چالیس یا صرف پچاس یا صرف ساٹھ فی صدی راہنمائی کی ہو اور اس راہنمائی کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے رب کی عبادت کی ہو۔ ان کی یہ عبادت اس عبادت کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سو فیصدی راہنمائی کے بعد ایک مسلمان بجا لاتا ہے اور ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ان امتوں پر اللہ تعالیٰ کے جو انعام اس دنیا میں نازل ہوئے یا آئندہ اخروی زندگی میں نازل ہوں گے وہ ان انعامات کے مقابلہ میں نہیں رکھے جا سکتے جو ایک حقیقی مسلمان پر اس دنیا میں اور پھر اخروی زندگی میں نازل ہوتے ہیں بلکہ ان انعامات سے ان انعامات کو کوئی نسبت ہی نہیں۔

یہاں ہمیں یہ بتایا

کہ چونکہ یہ الکتاب نازل کی جا چکی ہے۔ جس میں کوئی خامی اور نقص نہیں بلکہ اس میں ساری کی ساری خوبیاں جمع کر دی گئی ہیں۔ فیھا کتب قیمہ یہ سب کی سب قرآن کریم کا ہی حصہ تھیں جو اب پھر قرآن کریم میں اپنی اپنی جگہ پر رکھ دی گئی ہیں بلکہ بہت کچھ زاید بھی اس میں رکھا گیا ہے۔ اسلئے ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اگر تم اس ہدایت کے مطابق عمل کرو گے تو تمہاری عبادت کامل اور مکمل ہوگی۔

دوسری بات اس آیت میں ہمیں یہ بتائی گئی ہے فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین کہ عبادت کا مفہوم یہ نہ سمجھنا کہ اللہ اللہ کہہ دیا یا درود پڑھ لیا یا سبحان اللہ پڑھ لیا یا الحمد للہ کہہ لیا۔ قرآن کریم کے نزدیک صرف اتنا یا محض اتنا کوئی عبادت نہیں۔ اگر کوئی شخص مثلاً دس ہزار دفعہ درود پڑھتا ہے۔ لیکن اس میں اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے اسوہ حسنہ نہیں بنایا۔ تو اس درود پڑھنے کا اسے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ جب ہم درود پڑھیں تو ہمیں چاہیئے کہ اس

نیت سے پڑھیں کہ اے خدا! تو نے دنیا میں ہمارے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نہایت ہی اعلیٰ نمونہ بنایا ہے۔ اور تو نے اسے اسلئے نمونہ بنایا ہے تاکہ ہم اس کی پیروی کریں اس کے نمونہ پر چلکر اس کے اخلاق اپنے اندر پیدا کریں اور اس کے رنگ سے رنگین ہوں تو ایسا درود ہمیں فائدہ دے گا۔

لیکن اگر

کوئی شخص کہتا ہے

کہ میں درود تو پڑھتا ہوں لیکن میں آپ کے نمونہ کی پیروی کرنا نہیں چاہتا۔ تو خدا فرماتا ہے کہ یہ عبادت نہیں۔ فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین دین کے ایک معنی اطاعت بھی ہیں۔ فرمایا تمہاری عبادت تب میری حقیقی عبادت کہلائے گی جب تم اس کے ساتھ میرے تمام حکموں پر عمل بھی کرو گے۔ اور پھر عبادت خالص ہو یعنی بغیر کسی ریاء اور بغیر کسی کھوٹ کے ادا کی گئی ہو۔ اخلاص کے مفہوم میں عربی زبان کے مطابق دو باتیں پائی جاتی ہیں ایک ریاء کا نہ ہونا دوم کھوٹ کا نہ ہونا۔

اخلص الطاعۃ

کے معنی ہیں اس نے اطاعت میں کوئی ریاء نہیں برتا۔ مثلاً ظاہر میں اللہ اللہ کہا، یا ظاہر میں بہت عبادت کی۔ لیکن اس کا باطن اطاعت سے انکار کرتا رہا تو یہ اخلاص کے خلاف ہے۔

تو فرمایا کہ ہم تمہیں حکم دیتے ہیں۔

فاعبد اللہ

کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس نیت سے عبادت کرو کہ جو حکم بھی نازل ہوگا۔ ہم اس کو بجا لائیں گے اور ہر بات جس سے روکا جائے گا ہم اس سے باز رہیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص اطاعت کے ساتھ ہی ہو سکتی ہے۔ ورنہ اسلام اسے عبادت قرار ہی نہیں دیتا۔ اگر کوئی بھی نمازیں پڑھنے والا فحشاء اور منکر سے باز نہیں آتا تو اس کی نمازیں سچی نمازیں نہ ہوں گی کیونکہ سچی نماز تو فحشاء اور منکر سے روکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں

ایک اور عجیب مضمون

بھی بیان فرمایا ہے۔ الدین کے معنی تدبیر کے بھی ہیں۔ تو فرماتا ہے۔ فاعبد اللہ مخلصاً لہ الدین کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ تمہاری تمام تدابیر خالصتہً بغیر کسی ریا اور کھوٹ کے اُسی کے لئے ہوں

اس میں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ خدا انسانی تدابیر سے منع نہیں کرتا۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ مال نہ کماؤ۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ تجارتیں نہ کرو۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ زراعت نہ کرو وہ یہ نہیں کہتا کہ تم وکالت کا پیشہ اختیار نہ کرو۔ اور فیس نہ لو۔ لیکن وہ یہ ضرور کہتا ہے۔ کہ دنیا کی جو تدبیر بھی تم کرو وہ خدا کے لئے کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں سے نہ اتارو پھر جب وہ یہ کہتا ہے۔ کہ مال کماؤ تو ساتھ ہی یہ بھی حکم دیتا ہے۔ کہ مال ان طریقوں سے کماؤ جو جائز قرار دیئے گئے ہیں۔ اور ان طریقوں سے مال نہ جمع کرو جو حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ پھر جب وہ کہتا ہے کہ تم مال خرچ کرو تو ساتھ ہی وہ یہ کہتا ہے کہ اپنا مال ان طریقوں سے خرچ کرو جو جائز قرار دیئے گئے ہیں۔ اور جو طریق خدا کے نزدیک ناپسندیدہ یا مکروہ ہیں اور بُرے ہیں ان طریقوں سے خرچ نہ کرو۔

پس اس چھوٹی سی آیت میں اور چند الفاظ میں

بڑے وسیع معانی اور مطالب

بیان فرمائے گئے ہیں۔

بہر حال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم عبادت کرو تو اس طرح کہ تمام دنیوی تدابیر کو بھی خالصتہً بغیر کسی ریاء بغیر کسی کھوٹ کے میرے لئے کر رہے ہو۔ ایک شخص اگر رات کو تہجد کی نماز ادا کرتا ہے اور تہجد کی نماز کے بعد نماز فجر سے پہلے کہیں جاکر ڈاکہ ڈالتا ہے۔ تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس کی نماز تہجد قبول ہو جائے گی!! اس کی دعائیں جو اس نے نماز تہجد میں کی تھیں وہ پوری کی جائیں گی؟؟

یہ مثال مجھے اس وجہ سے یاد آئی

کہ قادیان کے قریب ایک گاؤں تھا ننگل۔ وہاں ایک ڈاکو رہا کرتا تھا۔ رات کے ایک بجے پولیس اسے اسکے گھر جاکر دیکھا کرتی۔ ابھی وہ پولیس کا آدمی واپس قادیان نہ پہنچا تھا کہ یہ چوری کے لئے ننگل کھڑا ہوتا۔ ایک دن وہ ہماری کوٹھی میں جو حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ہمیں بناکر دی تھی۔ عین سحری کے وقت پہنچا اور ایک چیز چرائی۔ ہمارا ایک نوکر تھا۔ اسے جب معلوم ہوا تو یہ بھاگ گیا۔ بعد میں ہمیں پتہ چلا کہ یہ اس شخص کا کام ہے۔

تو جو شخص ایک یا دو بجے رات تک شریفانہ طور پر گھر میں وقت گزارتا رہا اور اس کے معاً بعد وہ چوری کے لئے نکل گیا۔ تو قانون کی نگاہ میں وہ یقیناً چور ہے۔ وہ شخص جو رات کو تین گھنٹے تک تہجد کی نماز ادا کرتا رہا پھر دن کو اس نے کسی کا مال غصب کر لیا تو خدا کی نگاہ میں وہ صرف تہجد گزار نہیں۔ اسکا واسطے ہمیں اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب تک ہماری ساری تدابیر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے نیچے نہیں آجاتیں۔ اس وقت تک ہماری عبادت خدا کی عبادت کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ حقیقی عبادت اسلام کے نزدیک جیسا کہ اس آیت سے پتہ چلتا ہے یہ ہے کہ خالصتہً اسکی اطاعت ہو اسکی اطاعت جیسا دنہ ہو۔ تمام احکام الٰہی کی پیروی کی جائے مثبت احکام کی مثبت طریق پہ اور منفی احکام کی منفی طریق پہ۔

فرمایا کہ کوئی زمیندار ہے کوئی ڈاکٹر ہے کوئی بارایٹ لاء ہے وغیرہ یہ تمہاری تدبیریں ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ جب تک تم اپنی تدابیر کو مخلصاً لہ الدین کے ماتحت رکھو گے تو تمہاری عبادتیں قبول ہوں گی اور جب ان میں اخلاص نہ ہو گا اور اطاعت نہ ہو گی تو یقیناً وہ قبول نہ ہوں گی۔

اسلئے میں جماعت کے بھائیوں

اور بہنوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ

صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں

بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دنیا میں عزت قائم کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں۔ لیکن یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا جبتک کہ دل میں اس کی محبت نہ ہو۔ جبتک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو۔ جبتک کہ آپ اس کو کما حقہ سمجھنے والے نہ ہوں اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور و فکر کرنے والے نہ ہوں۔

پس جب تک آپ قرآن کریم کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں

کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی اور دنیا کی نگاہ میں بھی کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے اور اگر آپ نے اس غرض کو جس کے لئے یہ جماعت قائم کی گئی ہے حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں۔ اس طرح کہ اسکے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی عزت کرنیوالے تا دل قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں۔

خدا تعالیٰ ہمیں صحیح معنے میں حقیقی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ

سہ سالہ کورس۔ ٹیکنالوجیز (۱) سول ٹیکنالوجی (۲) الیکٹریکل ٹیکنالوجی۔ ۵۰ طلبہ برائے ہر ایک ٹیکنالوجی۔ بشرط میٹرک سائنس درجہ اول۔
درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۶/۸/۶۶ تک بنام پرنسپل (پ۔ٹ ۱۱/۸/۶۶)

۲۔ داخلہ بی ایڈ کلاس۔ لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور

شرائط:۔ ایم اے/ایم ایس سی یا بی اے/بی ایس سی۔
درخواستیں ۳۱/۸/۶۶ تک۔ فارم دفتر کالج سے ۳۰ پیسے کی ٹکٹیں بھیجکر (پ۔ٹ ۱۱/۸/۶۶)

۳۔ ریلوے ٹکٹ کلکٹر درجہ اول

ٹریننگ یک ماہ والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ۔ اسامیاں ۳۵۔ ملازمین ریلوے کے عزیزان کے لئے اسامیاں ریزرو۔ تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵
شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ کلاس۔ عمر ۱/۹/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۲
درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۵/۹/۶۶ تک۔ مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ مع بنام متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (پ۔ٹ ۱۱/۸/۶۶)

(ناظر تعلیم)

احباب ہمیشہ اپنی پر اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں۔ (مینیجر)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵/ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

نمایاں کامیابی

امسال میٹرک کے امتحان میں میری بڑی لڑکی امۃ الحکیم شہناز رفیق احمد نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ لڑکیوں میں ملتان کے ضلع بھر میں دوم آئی ہے اور بورے والا کے دونوں سکولوں میں اول آئی ہے اور وظیفہ بھی حاصل کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کو خدمت دین کے لئے ایسی ہی مزید نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر رفیق احمد ایم بی بی ایس۔ ریل بازار۔ بورے والا ضلع ملتان)

درخواست ہائے دعا

محترم برادرم محمد صادق صاحب ضیاء کچھ عرصہ سے پیٹ میں خرابی کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے دعا کی درخواست ہے۔ (ایم ایس۔ اختر۔ ربوہ)

۲۔ میری والدہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت بخشے۔ نیز میری لڑکی نے قرآن شریف ختم کیا ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کو کلام پاک کے حقائق و معارف سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(امۃ الرحیم بنت مولوی سراج الحق صاحب میرک ضلع منٹگمری)

۳۔ میرا لڑکا عزیز طارق محمود البرٹ وکٹر وارڈ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے اس کے گلے اور ناک کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے اپریشن کو کامیاب کرے۔

(ملک محمد خان سی۔ ایم اے۔ لاہور چھاؤنی)

۴۔ خاکسار کی لڑکی، بہو، اس کی بہن اور ماموں زاد بھائی آج کل ایم اے اور ایم ایس سی کے امتحانات دے رہے ہیں نیز خاکسار کی ایک لڑکی نے بی اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب ان سب کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابیوں کے لئے دعا فرما دیں۔

(صوفی خدا بخش عبد زیروی۔ انسپکٹر وقف جدید)

۵۔ حلقہ سول کوارٹرز پشاور سے بہت سے احمدی نوجوانوں نے مختلف امتحانات دیئے ہوئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ سول کوارٹرز پشاور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی راجہ منیر احمد صاحب انسپکٹر آف ایگریکلچر گھوٹکی کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام بصیر احمد تجویز فرمایا ہے۔

نومولود راجہ غلام حیدر صاحب مرحوم کا پوتا اور راجہ فضل داد خان صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت بچے کے نیک خادم دین خوش بخت ہونے اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرما دیں۔

(ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

عوام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۸۷/اپ اور ۳۸۸/ڈاؤن گاڑیاں جنہیں ۳۰ جولائی ۱۹۶۶ء سے کوہی تفتان (KUHI TAFTAN) تک بڑھا دیا گیا تھا اب دالبندین (DALBANDIN) تک اور دالبندین سے چلا کریں گی۔

1966 /7/ 2/57

ہر قسم کا اصلاحی لٹریچر!

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے حاصل کریں

(مینجر)

حکیموں کے لئے انٹرویو

ہمارے تیار کردہ یونانی ٹیسٹ پیپرز قیمت ۔ ۳ روپے میں منگوائیے
ایچ پی فارمیسی (ہیڈ آفس) دکھاریاں (گجرات)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینجر)

باکمال سروس، لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(مینجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینجر

روزنامہ الفضل ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں

نوٹ: رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہیڈ آفس

دنیائے طب میں حیرت انگیز کامیاب تجربہ

چار خوراکوں سے پرانی لاعلاج امراض کا مکمل علاج

دس اکسیر

۱۔ اکسیر سر درد HEADACHE - CURE
پرانی سر درد کے لئے

۲۔ اکسیر چشم EYES - CURE
ککروں اور سپرنگ کیٹارک کے لئے

۳۔ اکسیر نکسیر ERISTAXIS CURE

۴۔ اکسیر دمہ ASTHMA CURE

۵۔ اکسیر جریان گوش OTORRHOEA CURE
کان کی پیپ کے لئے

۶۔ اکسیر بواسیر PILES CURE
خونی و بادی بواسیر کے لئے

۷۔ اکسیر ناسور FISTULA CURE

۸۔ اکسیر درد PAINS CURE
جوڑوں اور اعصاب کی ہر قسم کی دردوں کے لئے

۹۔ اکسیر سیلان LEUCORRHOEA CURE

۱۰۔ اکسیر بانجھ پن STERILITY CURE
بے اولاد عورتوں کے لئے

قیمت فی کورس دس روپے (بذریعہ منی آرڈر) بذریعہ وی پی ڈیڑھ روپیہ خرچ ڈاک مزید۔
کم طاقتی کی پہلی دوا نمائشی خوراک تین روپے میں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو اور انگریزی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

امتحان میٹرک میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

۶۷ میں سے ۶۴ طالبات پاس، دو کمپارٹمنٹ میں،

۲۸ طالبات فرسٹ ڈویژن میں ۲۷ سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے میٹرک کے امتحان میں امسال نصرت گرلز ہائی سکول کا نتیجہ بہت شاندار رہا۔ سکول کی طرف سے امتحان میں ۶۷ طالبات شامل ہوئی تھیں۔ ان میں سے ۶۴ طالبات کامیاب ہوئیں اور دو طالبات کمپارٹمنٹ میں آئیں۔ پاس شدہ طالبات میں سے ۲۸ طالبات نے فرسٹ ڈویژن اور ۲۷ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کیا۔ صرف ۹ طالبات تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوئیں۔ کمپارٹمنٹ کو ملا کر نتیجہ کی اوسط ۹۸۵ء۷ رہی جب کہ بورڈ کی شرح ۵۹ء۷ ہے۔

عابدہ مفتی ۷۱۸ نمبر لے کر سکول میں اوّل آئی ہیں۔ اسی طرح امۃ اللطیف نے ۶۵۲ نمبر اور امۃ الحکیم لئیقہ نے ۶۴۱ نمبر حاصل کر کے سکول میں علی الترتیب دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۳۲۱۹۸	دردانہ مرزا	۶۰۵	۳۵۰۴۵	ناصرہ شاہین	۵۹۲
۳۲۱۹۹	عابدہ مفتی	۷۱۸	۳۵۰۴۶	طیبہ متین	۵۲۲
۳۲۲۰۰	قدسیہ رابعہ	۵۲۰	۳۵۰۴۷	بشریٰ بیگم	۴۴۸
۳۲۲۰۱	مبارکہ خانم	۵۷۸	۳۵۰۴۸	امۃ الشکور	۴۲۹
۳۲۲۰۲	اختر ناہید	۴۹۱	۳۵۰۴۹	مبشرہ	۴۳۰
۳۲۲۰۳	مسرت مجیدہ	۵۶۷	۳۵۰۵۰	شرافت جمال	۳۷۱
۳۲۲۰۴	صبیحہ حسن	۵۴۳	۳۵۰۵۱	مریم صدیقہ	۵۷۱
۳۲۲۰۵	امۃ المصور	۵۷۵	۳۵۰۵۲	نجمہ طاہرہ	۴۹۴
۳۲۲۰۶	قیصرہ نزہت	۵۲۲	۳۵۰۵۳	بشریٰ	۴۵۰
۳۲۲۰۷	بشریٰ ضیاء	۶۱۶	۳۵۰۵۴	نسیم اختر	۳۹۶
۳۲۲۰۸	ناصرہ بیگم	۴۸۴	۳۵۰۵۵	امۃ الحمید	۳۴۰
۳۲۲۰۹	ریحانہ نسرین	۵۸۸	۳۵۰۵۷	افتخار بیگم	۴۶۷
۳۲۲۱۰	امۃ اللطیف	۶۲۵	۳۵۰۵۸	طیبہ صدیقہ	۵۱۱
۳۲۲۱۱	امۃ النصیر	۴۹۸	۳۵۰۵۹	صدیقہ علیمہ	۴۵۰
۳۲۲۱۲	امۃ الرحیم خالدہ	۵۳۴	۳۵۰۶۰	امۃ اللہ	۴۸۳
۳۵۰۲۶	خزینۃ الفردوس	۴۰۱	۳۵۰۶۱	مریم صدیقہ	۵۵۷
۳۵۰۲۷	امۃ الرحمٰن	۴۶۸	۳۵۰۶۲	صابرہ بی بی	۵۷۶
۳۵۰۲۸	قمر النساء	۳۹۲	۳۵۰۶۳	امۃ المجید تنویر	۴۴۶
۳۵۰۲۹	نسرین اختر	۴۷۶	۳۵۰۶۴	سعیدہ خانم	۵۴۴
۳۵۰۳۰	امۃ السلام بشریٰ	۴۰۱	۳۵۰۶۵	امۃ الودود	۵۷۱
۳۵۰۳۱	مبارکہ بیگم	۴۹۵	۳۵۰۶۶	شاہدہ پروین	۳۱۴
۳۵۰۳۲	امۃ الکریم فرحت	۵۱۱	۳۵۰۶۷	زاہدہ پروین	۶۲۷
۳۵۰۳۳	بشریٰ بیگم	۳۸۷	۳۵۰۶۸	رعنا اکبر	۵۵۷
۳۵۰۳۴	امۃ المتین	۵۴۰	۳۵۰۶۹	زکیہ بیگم	۴۹۱
۳۵۰۳۵	امتیاز	۵۰۹	۳۵۰۷۰	امۃ الحکیم لئیقہ	۶۴۱
۳۵۰۳۶	شاہدہ تنویر	۶۰۸	۳۵۰۷۱	مریم بی بی	۵۵۵
۳۵۰۳۷	امۃ الکریم	۵۴۰	۳۵۰۷۲	امتیاز بیگم	۵۲۷
۳۵۰۳۸	صادقہ رحیم	۶۰۹	۳۵۰۷۳	مبارکہ بیگم	۵۶۲
۳۵۰۳۹	نصیرہ بیگم	۵۸۴	۳۵۰۷۴	امۃ المعبود	۵۸۱
۳۵۰۴۰	امۃ الباسط	۵۵۸	۳۵۰۷۶	بصیرت السلام	۴۸۳
۳۵۰۴۱	آصفہ نسیم	۵۳۸	۳۵۰۷۵	فضیلہ ریحانہ	کمپارٹمنٹ سوشل سٹڈیز
۳۵۰۴۲	انیسہ خانم	۳۴۳	۳۵۰۷۷	امۃ النصیر	کمپارٹمنٹ سوشل سٹڈیز
۳۵۰۴۳	امۃ الباری	۴۷۴			
۳۵۰۴۴	اقبال بیگم	۵۴۳			

[illegible]

پاکستان کی سالمیت کے خلاف

بھارت کی سرگرمیوں پر احتجاج

اسلام آباد۔ ۱۶/ اگست۔ بھارت کی سیاسی پارٹیوں نے مشرقی پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی جو سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں حکومت پاکستان نے ان کے خلاف بھارت سے پرزور احتجاج کیا ہے۔ حکومت پاکستان نے اس سلسلہ میں بھارت کو ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بھارت کی سیاسی پارٹیاں اور مغربی بنگال کے اخبارات جس طریقہ سے مشرقی پاکستان کی نام نہاد خود مختاری کی تحریک کو ہوا دے رہے ہیں۔ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور اعلان تاشقند کی صریح خلاف ورزی ہے۔

نئی دہلی میں زلزلہ سے ۷۰ افراد ہلاک

نئی دہلی۔ ۱۶/ اگست۔ بھارت کے یوم آزادی کے موقع پر کل صبح دارالحکومت میں شدید زلزلہ آیا۔ زلزلہ سے جامع مسجد کے نزدیک ایک تین منزلہ عمارت منہدم ہو گئی جس میں ایک اطلاع کے مطابق ستر افراد ہلاک ہو گئے۔ ابتدائی سرکاری رپورٹ کے مطابق اس حادثہ میں ۱۴ افراد ہلاک اور ۴۲ زخمی ہوئے لیکن آل انڈیا ریڈیو نے بتایا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گی۔ ملبہ ہٹانے کا کام جاری ہے اور ملبہ سے کئی اور لاشیں ملی ہیں۔

روہڑی ایکسپریس اور ٹیکسی میں ٹکر

کراچی ۱۶ اگست: گزشتہ رات ایک ٹیکسی اور کراچی روہڑی ایکسپریس میں تصادم ہو گیا۔ اس کے نتیجہ میں ۵ افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ یہ حادثہ پیری ریلوے سٹیشن سے تین میل دور ایک لیول کراسنگ پر پیش آیا۔ ہلاک ہونے والے پانچوں افراد ٹیکسی کے مسافر تھے۔

مغربی پاکستان ریلوے نے حادثہ کے متعلق جو پریس نوٹ جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ابتدائی تحقیقات کے مطابق لیول کراسنگ پر متعین گیٹ مین نے اس کو ایک زنجیر سے بند کر رکھا تھا کیونکہ اسی وقت ڈاؤن ایکسپریس گزرنے والی تھی ریل کے گزرنے کے بعد گیٹ مین نے اس کو کھولا نہیں تھا کیونکہ چند لمحوں کے بعد ۲۶ ڈاؤن کراچی روہڑی ایکسپریس آنے والی تھی۔ دریں اثنا ایک تیز رفتار ٹیکسی گیٹ کی زنجیر کو توڑتی ہوئی ایکسپریس ٹرین کے انجن سے جا ٹکرائی۔